بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

ذٰلِکَ الفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۲۹ نبوت ۱۳۴۷ ہش ۲۹ نومبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۷۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو

بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی جھکا رہے

"میں نے قرآن کے لفظ پر غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے۔ اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہونگی۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب الٰہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں۔ بڑے تعصب کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اقتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۸ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

[redacted]

○ ربوہ ۲۸ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے پھر زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ شدید سردرد کے علاوہ معدہ اور پیٹ میں بھی درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ لاہور ۲۷ نبوت (بذریعہ تار) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت و تجارت کا ۲۶ نبوت کو لاہور میں ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے احباب التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۲۸ نبوت یکم رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ بمطابق ۲۲ نبوت (نومبر) ۱۳۴۷ ہش سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا جو خصوصی سلسلہ جاری ہے اس میں ۵ رمضان المبارک کو محترم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل نے سورۂ فاتحہ سے سورۂ نساء تک درس مکمل کر لیا۔ آپ کے بعد ۶ رمضان سے محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی نے سورۂ مائدہ سے درس دینا شروع کیا ہے۔ آپ سورہ توبہ تک درس دیں گے۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد سے شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہتا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

اسی طرح مسجد مبارک اور ربوہ کی متعدد دوسری مساجد میں نماز تراویح کے دوران قرآن مجید سنانے کا سلسلہ بھی جاری ہے مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب اور مسجد ناصر (دارالرحمت غربی) میں مکرم حافظ محمد یوسف صاحب قرآن مجید سنا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۷ ہش (۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء) بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ نبوت ۱۳۴۷ ہش

تربیت اولاد

اولاد کی تربیت کا کیا مطلب ہے اس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرمایا ہے۔ یہاں صرف ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے:۔

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بےباک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جاکر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔

یعنی خدا ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرمادے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۲ و ۲۷۳)

قرآن کریم نے بھی حضرت لقمان کی زبانی تربیت اولاد کے بارے میں جو نصائح فرمائی ہیں وہ بھی یہی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لایا جائے۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اور بدیوں سے بچا جائے وغیرہ متعلقہ حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

اور ہم نے لقمان کو حکمت دی تھی اور کہا تھا کہ اللہ کا شکر ادا کر۔ اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے۔ اس کے شکر کرنے کا فائدہ اسی کی جان کو پہنچتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے (اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ (تعالےٰ) سب قسم کے شکروں سے بے نیاز ہے (اور) بڑی حمد والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے میرے بیٹے اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ۔

اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر یہ ادا کر۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق (احسان کرنے کا) تاکیدی حکم دیا تھا اور اس کی ماں نے اسے کمزوری کے (ایک دور کے بعد) کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا تھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا۔ (یاد رکھو) میری ہی طرف (تجھ) کو لوٹ کر آنا ہوگا

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی بات مت مانیو۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھیو اور اس شخص کے پیچھے چلیو جو میری طرف جھکتا ہے اور تم سب کا لوٹنا میری طرف ہی ہوگا۔ اس وقت میں تم کو تمہارے عمل سے خبردار کر دوں گا۔

يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ

(لقمان نے کہا) اے میرے بیٹے بات یہ ہے کہ اگر ایک عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو۔ پھر وہ رائی کے دانہ کے برابر عمل کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپا ہوا ہو تو اللہ (تعالےٰ) اس کو ظاہر کر دے گا۔ اللہ (تعالےٰ) باریک سے باریک راز کو پا لینے والا اور بہت خبردار ہے

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

اے میرے بیٹے نماز کو (تمام شرائط سے) قائم رکھ اور معروف باتوں کا حکم دیتا رہ۔ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتا رہ اور (جو تنگی ترشی) تجھے پہنچے اس پر صبر سے کام لے۔ یہ بات یقیناً نہایت ہی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھلا اور زمین پر تکبر سے مت چل۔ اللہ (تعالےٰ) یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔

(لقمان آیت ۱۳ تا ۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی اہمیت اور روزوں کی برکات

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲)

یہودیت کے بعد

عیسائیت کو دیکھا جائے

تو اس میں بھی روزوں کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ حضرت مسیحؑ کے متعلق انجیل بتاتی ہے کہ انہوں نے چالیس دن اور چالیس رات کا روزہ رکھا۔ متی میں لکھا ہے:۔

"اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کرکے آخر کو اسے بھوک لگی۔"

(متی باب ۴ آیت ۲)

اسی طرح حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو ہدایت دی کہ:۔

"جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو تا کہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔"

(متی باب ۶ آیت ۱۶ تا ۱۸)

اسی طرح ایک دفعہ جب حواری ایک بدروح کو نہ نکال سکے تو

"اس کے شاگردوں نے تنہائی میں اس سے پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے اس نے کہا کہ یہ قسم دعا اور روزہ کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی ۱؎۔"

(مرقس باب ۹ آیت ۲۸، ۲۹)

بدروح نکالنا

حواریوں کی ایک اصطلاح

تھی وہ بیماریوں اور مختلف قسم کی خرابیوں کو دیو کہا کرتے تھے اور حضرت مسیح ناصریؑ کے پاس آکر درخواست کیا کرتے تھے کہ یہ دیو نکال دیں۔ ان کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ یہ بیماریاں یا خاص قسم کی دماغی خرابیاں دُور کر دی جائیں۔ اسی قسم کے بعض بیمار تھے جن کا حضرت مسیح ناصریؑ نے علاج کیا اور وہ اچھے ہوگئے۔ اور جب ایک موقعہ پر حواری ایک بدروح کو نہ نکال سکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ دیو روزوں اور دعاؤں کے بغیر نہیں نکلتے۔ یعنی کمالاتِ روحانیہ کا حصول روزوں اور دعاؤں کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے لیکن

عجیب بات یہ ہے

کہ وہی مسیح ناصریؑ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ بڑی بڑی بیماریاں روزوں اور دعاؤں کے بغیر نہیں نکل سکتیں انہی کی امت آج روزوں سے اتنی بے خبر ہے اور وہ اتنا کھاتے ہیں کہ شائد ایشیائی ہفتہ بھر میں بھی اتنا نہیں کھاتے جتنا وہ ایک دن میں کھا جاتے ہیں۔ پس انہوں نے روزہ کیا رکھنا ہے وہ تو روزوں کے قریب بھی نہیں جاتے۔ سال بھر میں صرف تین دن ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی طرح جیسے وہ روزہ میں صرف چولھے کی پکی ہوئی چیز نہیں کھاتے۔ مثلاً وہ پُھلکا نہیں کھائیں گے لیکن دودھ دو دو سیر پی جائیں گے۔ عیسائی بھی صرف چند چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں باقی سب کچھ کھاتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ روزے ہو گئے حالانکہ حضرت مسیح یہودیوں میں سے تھے اور

یہودیوں میں روزہ

بڑا مکمل ہوتا ہے اور پھر حضرت مسیحؑ خود مانتے ہیں کہ کئی قسم کے دیو یعنی روحانی یا جسمانی بیماریاں ایسی ہیں جو روزہ رکھنے والے کی دعا سے دُور ہوتی ہیں۔ اس کے بغیر نہیں ہوتیں یہودیت اور عیسائیت کے بعد ہندو مذہب کو دیکھا جائے تو ان میں بھی کئی قسم کے برت پائے جاتے ہیں اور ہر قسم کے برت کے متعلق الگ الگ شرائط اور قیود ہیں جن کا تفصیلی ذکر ان کی کتاب "دھرم سندھو" میں پایا جاتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں بھی ہندوؤں اور جین مت کے روزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور زرتشتی مذہب کے متعلق بھی لکھا ہے کہ کنفیوشس نے اپنے پیروؤں کو روزے رکھنے کی تلقین کی تھی۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۹ زیر لفظ Fasting)

غرض

روزہ رُوحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے

جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے اور تمام امتیں روزوں سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں بلکہ آجکل تو ایک نئی قسم کا روزہ نکل آیا ہے کہ اگر کسی سے جھگڑا ہوا تو کھانا پینا چھوڑ دیا گاندھی جی نے انگریز کے مقابلہ میں اسی قسم کے کئی مرن برت رکھے تھے۔ بہرحال

مذاہب کی ایک لمبی تاریخ

پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دُنیا میں تسلیم کی جاتی رہی ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے بالکل نرالی ہے۔

اسلام میں روزوں کی یہ صورت

ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

روزہ کی یہ صورت ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔ پو پھٹنے سے پہلے وہ کھانا کھائے تا کہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غروبِ آفتاب پر روزہ افطار کر دے۔ صرف شام کو ہی کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنا ہماری شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

اس جگہ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کے متعلق

ایک سوال پیدا ہوتا ہے

کہ صرف کسی قوم میں کسی رواج کا پایا جانا یا پہلوں میں کسی دستور کا ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ آئندہ نسلیں بھی ضرور اس کا لحاظ رکھیں۔ بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو پہلے لوگوں میں موجود تھیں لیکن دراصل وہ غلط تھیں۔ اور بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو آج لوگوں میں پائی جاتی ہیں حالانکہ وہ بھی غلط ہیں۔ پس محض اس وجہ سے کہ پہلی قومیں کوئی عبادت کرتی رہی ہیں یہ نتیجہ نکالنا کہ آئندہ بھی وہ کی جائے صحیح نہیں۔

قرآن کریم نے اس اعتراض کے وزن کو قبول کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلی امتوں میں روزہ کا وجود اس کی فضیلت کی کوئی دلیل ہے بلکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں کہ تم پر یہ کوئی زائد بوجھ نہیں ڈالا گیا تھا۔ پس یہ

روزوں کی فضیلت

کی کوئی دلیل نہیں بلکہ روزوں کی اہمیت کی دلیل ہے۔ روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد پر لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزے

؎ یہ آیت موجودہ اناجیل میں سے نکال دی گئی ہے:

روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم بچ جاؤ۔ اس کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک معنے تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر روزے فرض کئے ہیں تاکہ تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں۔ جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں۔ جو موسم کی شدت کو برداشت کرکے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہی ہیں۔ اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی تمہارا دعوےٰ ہے کہ ہم باقی قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقوےٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا۔ غرض اگر

اسلام میں روزے

نہ ہوتے تو مسلمان دوسری قوموں کے سامنے ہدفِ ملامت بنے رہتے۔ عیسائی کہتے یہ بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے تو ہیں ہی نہیں جن سے قلوب کی صفائی ہوتی ہے۔ جن کے ساتھ روحانی ساکھ بیٹھتی ہے۔ جن کے ذریعہ انسان بدی سے بچتا ہے۔ یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے سینکڑوں سال روزے رکھے لیکن مسلمانوں میں روزے نہیں۔ اسیطرح زرتشتی۔ ہندو اور دوسری سب قومیں کہتیں اسلام بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے نہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں اور اس طرح خدا کو خوش کرتے ہیں۔ غرض ساری دنیا متحدہ طور پر مسلمانوں کے مقابلہ میں آجاتی اور کہتی مسلمانوں میں روزے کیوں نہیں۔ پس فرمایا۔ اے مسلمانو! ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم دشمن کے اعتراضات سے بچ جاؤ۔ اگر اسلام میں روزہ نہ ہوتا یا تم روزے نہ رکھتے تو غیر مذاہب والے تم پر جائز طور پر اعتراض کرتے اور تم ان کی نگاہوں میں حقیر ہو جاتے۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ میں

دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے

کہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے کیونکہ اِتِّقَاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا۔ وقایہ بنانا۔ نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو اور ہر شر اور ضعف سے محفوظ رہو۔ ضعف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان کو کوئی شر پہنچ جائے اور دوسرے یہ کہ کوئی نیکی اس کے ہاتھ سے جاتی رہے۔ جیسے کسی کو کوئی مار بیٹھے تو یہ بھی ایک شر ہے اور یہ بھی شر ہے کہ کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہو جائیں۔ حالانکہ اگر کسی کے والدین ناراض ہو کر اس کے گھر سے نکل جائیں تو بظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا بلکہ ان کے کھانے کا خرچ بھی بچ سکتا ہے لیکن

ماں باپ کی رضامندی

ایک خیر اور برکت ہے اور جب وہ ناراض ہو جائیں تو انسان اس خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ اِتِّقَاء ان دونوں باتوں پر دلالت کرتا ہے۔ اور متقی وہ ہے جسے ہر قسم کی خیر مل جائے اور وہ ہر قسم کی ذلت اور شر سے محفوظ رہے۔

اس سے آگے پھر شر کا دائرہ بھی ہر کام کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اس کا شر سے محفوظ رہنا یہی ہے کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے اور وہ بحفاظت منزلِ مقصود پر پہنچ جائے۔ اسیطرح روزے کے سلسلہ میں بھی ایسے ہی خیر و شر مراد ہو سکتے ہیں جن کا روزے سے تعلق ہو۔

روزہ ایک دینی مسئلہ ہے

یا بلحاظ صحت انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔

آجکل کی

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے

کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دنیا سے اُڑ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔

مَیں نے خود دیکھا ہے

کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دورانِ رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور ترو تازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ فائدہ تو صحتِ جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ پس روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں۔ اور

روزے رکھنے والا

خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دکھوں اور شرور سے محفوظ رکھتا ہے۔

(باقی)

نیا سال اور نیا عزم

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نبوت (نومبر) سے شروع ہو چکا ہے قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس نئے سال کا کام ایک نئے جوش اور عزم کے ساتھ شروع کریں اور اپنی مجالس کو بیدار کرکے خدام الاحمدیہ کی فعال مجالس کی فہرست میں شامل کریں۔

مہتمم مال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مشرق وسطیٰ کا صحیح تلفّظ

مَشْرِق وَسْطیٰ کا اخبارات میں بہت چرچا ہے اگر اسے وُسطیٰ لکھا اور پڑھا جائے تو مشرق کو مونث ماننا پڑتا ہے حالانکہ لفظ مشرق عربی اور اردو میں مذکر ہے مگر عام طور پر لوگ غلطی سے مشرق وُسطیٰ تلفظ کرتے ہیں۔ اس غلطی کی اشاعت میں ریڈیو والوں کا بھی بہت دخل ہے۔ دوسرے درجہ پر کاتب صاحبان کی ذمہ داری ہے وہ خواہ مخواہ اور بلا ضرورت وَسَطیٰ کو وسطی لکھ دیتے ہیں۔ کاتب صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ازراہِ مہربانی وسطی کی ی پر الف نہ لکھا کریں تاکہ جو صحیح تلفظ کرنا چاہے اسے وُسْطیٰ پڑھنے میں دقت نہ ہو۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

شکریہ احباب

ہمارے والد حضرت چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم کی وفات پر بہت سے بہن بھائیوں اور بعض اداروں نے زبانی اور تحریری طور پر اظہارِ ہمدردی فرمایا ہے۔ ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت ہمدردی کا اظہار فرمایا اور خود نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر ہمدردوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت والد صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

خاکساران
محمد یار عارف (سابق مبلغ انگلستان)
و برادران چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا

ہمارا جلسہ سالانہ

(از مکرم محمد انور حق صاحب گنج مغلپورہ)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں رکھی تھی۔ حضور نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار دسمبر ۱۸۹۱ء)

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے مسیح کے یہ الفاظ کہ عنقریب اس میں قومیں آملیں گی، بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے۔ آج اُس جلسہ میں جس کی ابتداء ۷۵ افراد سے ہوتی تھی شامل ہونیوالوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ نہ صرف فرزندانِ احمدیت آکر اس عظیم الشان روحانی اجتماع سے متمتع ہونے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ غیر از جماعت احباب بھی اس جلسہ کی رونق کا باعث ہوتے ہیں۔ حضور نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ احباب اپنے کاروبار چھوڑ کر مرکز سلسلہ میں کم از کم تین دن ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو تاکہ تم وہ دیکھو جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے"۔ (آسمانی فیصلہ)

۲۔ "اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور اُن کی دینی معلومات وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو"۔

۳۔ "اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے اور اس جماعت کے تعلق اخوت استحکام پذیر ہوں"۔

(اشتہار ۷ فروری ۱۸۹۳ء)

جلسہ سالانہ کے فوائد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے بہت سے فائدے بیان فرمائے ہیں ذیل میں چند فوائد حضور کے الفاظ میں بیان کئے جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

۱۔ حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شامل ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے" (سرمہ چشم آریہ)

۲۔ "اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں سے یہ ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے"۔ (سرمہ چشم آریہ)

۳۔ "اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی"۔ (سرمہ چشم آریہ)

۴۔ "اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہیں گے"۔ (سرمہ چشم آریہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ جلسہ محض تقریروں کا جلسہ نہیں یہ دعا کا جلسہ ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے افراد محض ایک جلسہ میں شامل نہیں ہورہے بلکہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں حصہ لے رہے ہیں"

(الفضل ۱۹۳۰ء)

نیز فرمایا:۔

"پس جب تم جلسہ پر آؤ تو اپنا سارا وقت دین کے لئے خرچ کرو اور جو دوست تمہارے ساتھ جلسہ پر آئیں ان کی بھی نگرانی کرو کہ وہ اپنا وقت دینی کاموں میں لگائیں۔ تاتم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو دوستوں کو چاہیئے کہ جب تک وہ جلسہ گاہ میں رہیں لیکچر سنیں احمدیت کی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے آگاہی حاصل کریں اور جب جلسہ سے فارغ ہوں تو نمازیں پڑھیں دعا کریں ان آدمیوں سے ملیں جن سے مل کر اُن کے ایمان کو تقویت حاصل ہو" (الفضل دسمبر ۱۹۳۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ پر آنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آج میں پیغام دیتا ہوں کہ خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے آپ جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک اللہ تعالیٰ آپ کو طاقت اور استطاعت بخشے آپ اس میں شمولیت کی کوشش کریں"

(خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۵ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق دے اور جلسہ سالانہ کی برکات ہم پر نازل کرے اور خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

103

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان مبارک کا مہینہ شروع ہوگیا ہے۔ احباب ان ایام میں خاص طور پر تزکیۂ نفس اور روحانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات اور صدقہ خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خدا تعالیٰ کے حصولِ قرب کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد اعورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی انداز اً پونے تین سیر گندم ہے۔ لیکن جن لوگوں کے پاس غلہ نہ ہو وہ اتنے غلہ کی نقد قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ موجودہ معیار کے لحاظ سے ایک صاع گندم کی قیمت قریباً سوا دو روپیہ ہے۔ لہٰذا فطرانہ کی شرح سوا دو روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے یعنی دس آنے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہِ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے۔ (لیکن ربوہ کے محلہ جات کے فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ بھجوائیں۔) تاکہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم فرمائیں۔ باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوادی جائے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ہی ادا کر دیا جائے۔ تا وقت پر یہ رقم تقسیم ہو سکے۔ اور غرباء عید کی ظاہری خوشیوں میں بھی شامل ہو جائیں۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت گر چکی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں، عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہیئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عید فنڈ ایک مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ تمام وصول شدہ رقم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے حصہ لینے والے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد بابرکت کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ ادا فرمایا ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

۵۱	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف کوٹ سمابہ چک ۱۲ ضلع رحیم یار خان	۳۱ — ۰۰
۵۲	" محمد شفیع صاحب ۲۰۶ گھسیٹ ضلع لائلپور	۷ — ۵۰
۵۳	جماعت احمدیہ چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ	۶ — ۰۰
۵۴	مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ	۵ — ۰۰
۵۵	" ماسٹر غلام حیدر صاحب ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۱۰ — ۰۰
۵۶	لجنہ اماء اللہ چک ۱۲/۲۵ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور	۴۳ — ۵۰
۵۷	جماعت احمدیہ مالکن نوشہرہ ضلع ساہیوال	۲۰ — ۰۰
۵۸	مکرم نذیر احمد صاحب چک ۲/۴۲ ضلع جھنگ	۲۰ — ۰۰
۵۹	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز احمد صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودہا	۱۰ — ۰۰
۶۰	مکرم عبدالحق صاحب چک ۵۳ ضلع شیخوپورہ	۱۰ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے نوجوانوں کے لئے ماہنامہ خالد اور بچوں کے لئے ماہنامہ تشحیذ شائع ہوتے ہیں تا نئی نسل کو گندے اور فحش لٹریچر کی بجائے صحت مند دینی تعلیمی اور تربیتی لٹریچر مہیا ہوتا رہے۔ قائدین و ناظمین اشاعت سے درخواست ہے کہ وہ ان دنوں مجلس کے ان دونوں رسائل کی خریداری بڑھانے کے لئے ایک خاص مہم چلائیں اور وہ فتح ۱۳۴۹ہش دسمبر ۱۹۷۰ء تک خاکسار کو رپورٹ بھجوائیں کہ اس اعلان کے بعد انہوں نے اس بارہ میں کیا کوشش کی ہے اور ان رسائل کے کتنے نئے خریدار بنائے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام خدام اس مہم میں ذوق و شوق اور سبقت کی روح سے شریک ہوں گے۔

احمدی والدین سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس بارہ میں مجلس خدام الاحمدیہ سے تعاون فرمائیں۔ یہ ان کی اولاد کی تربیت کا ایک آسان طریقہ ہے۔ جس کی بدولت آپ کی اولاد گھر بیٹھے علمی دینی اور روحانی لحاظ سے صحتمند ہو سکتی ہے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ صاحبہ کو اعصابی دردوں کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سیٹھی کرم الٰہی محلہ وارڈ ورکس سیالکوٹ)

۲۔ عزیزم سید ظہور احمد صاحب منیجر زرعی ترقیاتی بنک ایبٹ آباد کا اکلوتا لڑکا سہیل ظہور عرصہ سے کان کی مرض میں مبتلا ہے اور درد اور زخم سے شدید بے چین ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبدالرحمان شاہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

۳۔ والدہ صاحبہ سعید احمد صاحب ڈسپنسر بھوچودہ اور عزیزم منیر احمد بیمار ہیں جملہ احباب جماعت سے صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید حیدر آباد میرپور خاص)

۵۔ ہمارے دوست مکرم محمود احمد صاحب بنگالی ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید شمشاد احمد ناصر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن
کی
سو فی صدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعود عطیات سو فی صدی ادا فرما دئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات اور برکات سے نوازے۔

نمبر شمار	اسمائے معطیان	رقم عطیہ
۱	مکرم کیپٹن ہدایت علی صاحب دار الذکر لاہور	۵۰ — ۰۰
۲	ملک محمود احمد صاحب ایجنٹ حلقہ سلطانپورہ لاہور	۵۰۰ — ۰۰
۳	محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور	۲۳۰ — ۰۰
۴	" " منجانب والدین مرحومین	۱۰۰ — ۰۰
۵	مکرم شیخ انوار الرسول صاحب کینال پارک منجانب والدین مرحومین	
	اپنے عطیہ پر اضافہ	۱۰۰ — ۰۰
۶	" کمانڈر آغا عبداللطیف صاحب لاہور	۰۰۰ — ۰۰
۷	" شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ربوہ	۴۰۰ — ۰۰
۸	" محمد رفیق صاحب متعلم مقیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۵ — ۰۰
۹	" ملک غلام حسین صاحب بھکھ	۱۰۰ — ۰۰
۱۰	" ماسٹر نذر محمد صاحب "	۵ — ۰۰
۱۱	" چوہدری محمد نذیر صاحب "	۱۰۰ — ۰۰
۱۲	" ملک محمد ممتاز صاحب "	۵۰ — ۰۰
۱۳	" عبدالمجید خان صاحب	۱۰ — ۰۰
۱۴	" ملک ظہور احمد صاحب مجوکہ	۵ — ۰۰
۱۵	" سارنگ خان صاحب احمدی ہڑھ بلوچاں	۳۰۰ — ۰۰

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

وعدے تاخیر سے بھجوانے کے نقصانات

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔

"جو دوست وعدے بھجوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں"۔

پھر اس نقصان کی تفصیل یوں بیان فرمائی۔

۱۔ "خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد میں لینا شروع کرتے ہیں۔ اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے؟

۲۔ "اگر آپ اس عرصہ میں وفات پا گئے تو اخروی زندگی میں جو ثواب اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے محروم ہو گئے

۳۔ یاد دہانی کرانے پر دفتر جو زائد اخراجات برداشت کرے گا وہ بہر حال ناواجب ہوں گے اور ایسے اخراجات کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہو گی جنہوں نے مقررہ تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھوائے"۔

۴۔ "ان مزید اخراجات کی وجہ سے جو دفتر برداشت کرے گا بہت سے ضروری کاموں میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کمی کرنی پڑتی ہے"۔

۵۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ لوگوں کی سستی کی وجہ سے مرکز میں کام کرنے والوں کو بہر حال پریشانی اٹھانی پڑتی ہے"

پس ہر احمدی کو ان پانچوں اقسام نقصان کے پیش نظر مسابقت الی الخیرات کی روح کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا وعدہ جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

۱۰۴

امن و امان میں خلل ڈالنے کی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی

لاہور ۲۷ نومبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسےٰ نے طلباء اور شہریوں کو اپنے خود غرضانہ مقاصد کے لئے ابھارنے والے عناصر کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی شخص کو پاکستان کے استحکام اور امن عامہ کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ معصوم طلباء اور سادہ لوح شہریوں کو تخریبی کارروائیوں کے لئے اکسانے والے لوگ نہ تو محب وطن ہیں۔ اور نہ ہی وہ عوام کے دوست ہیں وہ مغربی پاکستان کے مختلف حصوں کے تقریباً دو سو وکلاء قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کے وفد سے گورنر ہاؤس میں خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ بدامنی پھیلانے والے لوگ اقتدار حاصل کرنے کے لئے ملک میں انتشار پیدا کر رہے ہیں اور قومی استحکام کی بنیادوں کو کمزور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ صوبائی گورنر نے کہا کہ انتہا پسندی، مظاہروں اور تخریبی کارروائیوں سے کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ان کارروائیوں سے صرف ملک کمزور ہوگا۔ صوبائی گورنر نے حزب مخالف کے اس پروپیگنڈے کو مہمل قرار دیا کہ ملک میں اظہار رائے کی آزادی نہیں ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ حزب مخالف کے رہنما عام جلسے کرتے رہے ہیں۔ جلوس نکالتے رہے ہیں اور حکومت پر نکتہ چینی کرتے رہے ہیں اور حکومت نے اس وقت تک انہیں کچھ نہیں کہا جب تک امن عامہ میں خلل نہیں پڑا۔ انہوں نے کہا کہ وکلاء اور عوامی نمائندوں پر قوم کی طرف سے بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اپنے فرائض بلا خوف و خطر ادا کرنے چاہئیں۔

صدر ایوب ۵ دسمبر کو ڈھاکہ روانہ ہوں گے

لاہور ۲۷ نومبر۔ صدر ایوب ۳ دسمبر کو لاہور پہنچ رہے ہیں ہوائی اڈے پر ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا۔ ہوائی اڈے سے گورنر ہاؤس تک کا راستہ خوبصورت محرابوں سے آراستہ کیا جائے گا۔ وہ ۵ دسمبر کو مشرقی پاکستان کے آٹھ روزہ دورے پر ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔ ڈھاکہ میں صدر کا شاندار استقبال کرنے کے لئے زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

گورنر موسیٰ نے مراکش کے مریض کے لئے دوا بھیجی

لاہور ۲۷ نومبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے مراکش کے شہر رباط کے ایک باشندے کو آنکھوں کے علاج کے لئے دوائی کی تین شیشیاں ارسال کی ہیں۔ رباط کے اس مریض نے گورنر کے نام ایک خط میں اپیل کی تھی کہ اسے آنکھوں کے علاج کے لئے لاہور میں تیار ہونے والی ایک دوائی درکار ہے مگر وہ غریب ہونے کی وجہ سے خرید نہیں سکتا۔ گورنر موسیٰ اس اپیل سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے فوراً دوائی مراکش بھجوادی۔

پاکستان مسلم لیگ کے صدر کا انتخاب جنوری میں ہوگا

ساہیوال ۲۷ نومبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سردار محمد اسلم جلوانہ نے قبولہ میں مسلم لیگی کارکنوں کے ایک اجلاس میں بتایا ہے کہ مرکزی مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس جنوری میں ڈھاکہ میں ہوگا۔ اس اجلاس میں پارٹی کے صدر کا انتخاب بھی کیا جائے گا۔

گورنروں کی کانفرنس

راولپنڈی ۲۷ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنروں کی کانفرنس ۱۱ اور ۱۲ دسمبر کو ڈھاکہ میں منعقد ہوگی جس کی صدارت صدر ایوب کریں گے۔ کانفرنس میں گورنروں کے علاوہ مرکزی وزراء بھی شریک ہوں گے۔

انجینئرنگ یونیورسٹی تا اطلاع ثانی بند رہے گی

لاہور ۲۷ نومبر۔ مغربی پاکستان انجینئرنگ یونیورسٹی کے رجسٹرار کے اعلان کے مطابق یونیورسٹی تا اطلاع ثانی بند رہے گی۔ اس سے پیشتر یونیورسٹی ۲۷ نومبر کو کھولنے کا اعلان کیا گیا تھا۔

عالمی بنک کے صدر مسٹر میکنامارا نیویارک پہنچ گئے

نیویارک ۲۷ نومبر۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر میکنامارا پاکستان، بھارت اور افغانستان کا دورہ کرنے کے بعد آج واپس نیویارک پہنچ گئے ہیں۔

ھو الشافی

شربت خانہ ساز

نزلہ زکام۔ بلغمی کھانسی دمہ اور امراض سینہ میں چھوٹے بڑوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت نمونہ فی شیشی سوا روپیہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ

قائدین مجلس سے ایک سوال

کیا آپ نے ماہ اخاء (اکتوبر) کی رپورٹ کارگزاری کو بھجوادی ہے اگر نہیں تو آج ہی بھجوادیں کیونکہ مرکز کو آپ کی رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کون کہتا ہے بواسیر لاعلاج ہے

"پائلز کیور" کے صرف چار کیپسولوں سے بے شمار مریض شفا حاصل کر چکے ہیں۔ تسلی کیلئے نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت منگوا کر آزمائش کریں۔

کیمبل ٹوہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور معرفت ڈاکٹر مہراجہ ہومیو پیتھک کلینک گولبازار ربوہ

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ مرحومہ نے بڑھاپے میں احمدیت قبول کی تھی میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ الفضل کے ذریعہ احباب جماعت سے غائبانہ نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کی درخواست کروں گی۔ احباب کرام دعائے مغفرت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام اور اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں یا ڈاکخانوں میں پڑا ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور کچھ عرصہ سے ناساز ہیں اور کمزوری بھی ہے تمام بزرگانِ سلسلہ سے اُن کی صحت یابی اور عمر درازی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار انیس احمد خان ۵۰۔ بی ہیرلیپ کالونی جی۔ ٹی۔ روڈ لاہور)

ہمدرد نسواں (حیض بند ہو، مرض اٹھرا) کا بے نظیر علاج۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس تیس روپے

خدا تعالےٰ جن کو توفیق دے انہیں رمضان میں ضرور روزے رکھنے چاہئیں

خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کے فوائد اور اسکی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" پھر رمضان کے اندر یہ فائدہ بھی رکھا ہے کہ انسان معلوم کر سکے کہ اس کے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی حالت کیسی ہے اور فاقہ میں انسان پر کیا گزرتی ہے۔ اس سے وہ غرباء کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہے اور یہ بات اسلام کی سب عبادتوں میں ہے کہ دوسروں کی حالت کا پتہ لگتا رہے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے یہ ایک غلامی کی حالت ہے جس سے انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ غلاموں کی حالت کیا ہوگی۔ میں حیران ہوتا ہوں جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں توجہ قائم نہیں رہ سکتی۔ حالانکہ نماز دس پندرہ منٹ کا کام ہوتا ہے لیکن لوگ غور کریں۔ جن کو چوبیس گھنٹے ہی غلامی میں گزارنے پڑتے ہیں اور گھنٹوں گھٹنے ٹیک کر مؤدب ایک ہی پوزیشن میں بیٹھنا پڑتا ہے ان کا کیا حال ہوتا ہوگا تو نماز ان کو غلاموں کی حالت سے آگاہ کر دیتی ہے حج میں اپنا وطن گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے جس سے ان لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے جو جلاوطن کر دیئے جاتے ہیں۔ صدقہ و خیرات غربت کی حالت کا اندازہ کراتی ہے روزہ فاقہ زدہ بھائیوں کا پتہ دیتا ہے اسیطرح جب انسان حج کیلئے جاتا ہے تو اسے ان لوگوں کی حالت کا بھی علم ہوتا ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے ان کی کپڑوں کا عادی ہوتا ہے لیکن وہاں صرف ایک ہی چادر باندھنی پڑتی ہے جس میں ادھر ادھر سے ٹھنڈی ہوا گزر کر ان لوگوں کی حالت بتاتی ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے یا کم ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کسی شخص کے متعلق لکھا کہ ہمارا ان سے تعارف اس طرح ہوا کہ ہم نے حج کے موقعہ پر انہیں دیکھا۔ ہوا کی وجہ سے باقی لوگوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے لیکن انہوں نے ادھر ادھر مختلف چیزیں رکھ لیں جیسے میں نے سمجھا کہ ان میں زیادہ احساس ہے اور جس وقت جہاز میں سرد ہوا چلتی ہے تو جسم پر ایک ہی کپڑا ہمیشہ ننگے رہنے والوں کی طرف بخوبی متوجہ کر دیتا ہے اس وجہ سے حج امراء کیلئے رکھا گیا ہے تا وہ غرباء کی حالت سے آگاہ رہ سکیں۔ تو اسلام کی تمام عبادتوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہی ہوتی رہے کیونکہ اس علم سے واسطہ اور رابطہ بڑھتا ہے جس سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے پھر رمضان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جن کو راتوں کو جاگنا پڑتا ہے ان کی حالت کا علم ہو جاتا ہے اسیطرح یہ بھی مشق ہوتی ہے کہ حلال چیزوں کو خدا کی خاطر ترک کر دیا جائے اور جب حلال چھوڑ سکتا ہے تو پھر حرام کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔

غرض اس سے کئی قسم کے سبق حاصل ہوتے ہیں لیکن فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے جو استعمال کرے جو استعمال نہ کرے اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے۔ جس طرح کونین کے استعمال کرنے سے ہی بخار کو آرام آسکتا ہے جو اسے استعمال نہیں کرتا اس کے ارد گرد کے گھروں میں خواہ کتنی استعمال ہوتی ہو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس خدا تعالےٰ جن کو توفیق دے انہیں رمضان میں ضرور روزے رکھنے چاہئیں۔ ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیئے کہ تعلیم یافتوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اور عوام کو عوام کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ پھر عورتیں روزہ کے معاملے میں بلا وجہ تنگی کرتی ہیں اس لئے انہیں یہ نمونہ دکھانا چاہیئے کہ جہاں روزہ جائز نہیں وہاں اعتراض سے ڈر کر یا رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں غرضکہ جو نیکی کرنے والے ہیں ان کے لئے روزہ رکھ کر اور جو سختی کرنے والے ہیں ان کے لئے اس حالت میں جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہے روزہ چھوڑ کر نمونہ بننا چاہیئے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۴۵ء)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے موعود عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی

مکرمہ محترمہ سلطانہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم شیخ محمد محسن صاحب مرحوم و مغفور لائل پور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک پر چھ ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم کا عطیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس وعدہ کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ جزاہا اللہ تعالےٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اللہ تعالےٰ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور ان کے جملہ عزیزوں کو اپنی برکتوں سے متمتع فرمائے آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

صدر ایوب اور برطانوی وزیر خارجہ کے درمیان عالمی مسائل پر اہم مذاکرات

دونوں ملکوں کے تجارتی و اقتصادی تعلقات کو فروغ دیا جائے گا

راولپنڈی ۲۸ر نومبر۔ صدر ایوب خان اور برطانیہ کے وزیر خارجہ و امور دولت مشترکہ مسٹر مائیکل سٹوارٹ نے کل یہاں طویل ملاقات میں عالمی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات کے جو سب سے اہم امور زیر بحث آئے۔ ان میں دولت مشترکہ کے مستقبل، موجودہ عالمی بحران اور پاکستان اور برطانیہ کے باہمی تعلقات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ برطانوی وزیر خارجہ نے پاکستانی وزیر خارجہ میاں ارشد حسین سے بھی تفصیلی ملاقات کی۔ وہ کراچی سے اپنی اہلیہ اور وفد کے ۲۲ دوسرے ارکان کے ہمراہ بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے۔ چکلالہ کے ہوائی اڈے پر وزیر خارجہ پاکستان اور دوسرے اعلےٰ سرکاری حکام نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ صدر ایوب اور مسٹر سٹوارٹ کے درمیان ملاقات کے وقت پاکستان کے وزیر خارجہ میاں ارشد حسین، سیکرٹری امور خارجہ مسٹر ایس ایم یوسف اور ڈائریکٹر جنرل دفتر خارجہ مسٹر ملے فاروق بھی موجود تھے۔ دوسری طرف مسٹر مائیکل سٹوارٹ کے ساتھ برطانوی ہائی کمشنر مقیم پاکستان سر سائرل پیکارڈ اور وزیر خارجہ برطانیہ کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر جان گشلینڈ موجود تھے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے امید ظاہر کی پاکستان اور برطانیہ باہمی تعلقات اور انسانیت کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں اس سلسلہ میں دونوں ملکوں کے درمیان مکمل مفاہمت پیدا ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا وہ یہاں قیام کے دوران پاکستان کے قائدین کے ساتھ اہم عالمی مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے۔ تاہم دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تعلقات کے فروغ کے امور کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔

صوبائی گورنر کی صدارت میں وائس چانسلروں کی کانفرنس

لاہور ۲۸ر نومبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسےٰ کی صدارت میں آج صوبے کی چھ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس نے طلباء کے مسائل اور یونیورسٹی آرڈیننس پر غور کیا گورنر نے جو یونیورسٹیوں کے چانسلر بھی ہیں تمام وائس چانسلروں سے کہا ہے کہ وہ طلباء کے مسائل اور یونیورسٹی آرڈیننس کی مختلف دفعات کے بارے میں جلد سے جلد اپنی سفارشات پیش کریں۔ یہ سفارشات مرکزی حکومت کو بھیجی جائیں گی جو یونیورسٹی آرڈیننس میں ترمیم پر غور کر رہی ہے۔ اجلاس میں صوبائی وزیر تعلیم مسٹر محمد علی خان اور سیکرٹری تعلیم ملک عبد اللطیف بھی موجود تھے۔ اجلاس تین گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہا۔ یاد رہے کہ مرکزی وزیر تعلیم قاضی انوار الحق پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یونیورسٹی آرڈیننس میں ترمیم کی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵